

ہے کہ اس کے لیے کوئی دلیل لانے کی ضرورت نہیں۔ دعویٰ یہ نہیں کہ دنیا میں آسان سے آسان کام بھی دشوار ہے، دعویٰ یہ ہے کہ ہر آدمی انسان نہیں بنتا، لہذا نتیجہ یہ نکلا کہ جن کاموں کو بظاہر بہت آسان سمجھا جاتا ہے، وہ بھی سخت مشکل اور دشوار ہیں۔

اس سلسلے میں ایک شعر کا ذکر کیا گیا ہے، جسے عالمگیر اعظم نے اپنے رتعات میں ایک یا دو جگہ نقل کیا۔ بظاہر یہ خود عالمگیر کا شعر ہے۔

آنچہ پُر حستیم کم دیدیم و درکار است و نیست
نیست جز آدم دریں عالم کہ بسیار است و نیست

یہ محض ایک حقیقت کا اظہار ہے۔ دنیا میں انسان بہت ڈھونڈے، مگر کم ملے۔ یہ جنس ہے تو بہت زیادہ، لیکن حقیقتاً ناپید ہی ہے۔ مرزا غالب نے یہ حقیقت نہایت بدیہ انداز میں پیش کی اور اس کی بنا پر ایک مستقل اصول وضع کیا۔ دونوں شعروں میں کوئی مناسبت نہیں۔ مرزا کا شعر واقعی شعر ہے، لیکن رتعات عالمگیری کا شعر وزن، قافیے اور ردیف کے باوجود شعر نہیں۔

۲۔ شرح :- گریے یعنی رونے دھونے کی یہ کیفیت ہے کہ معلوم ہوتا ہے۔ یہ میرا گھر برباد کرنے کے درپے ہے اور درو دیوار سے صاف نمایاں ہوتا ہے کہ یہ سیل گریہ میں بہ کر ناپید ہو جائیں گے اور دیرانہ گھر کی جگہ لے لے گا۔ گریہ اور ٹپکے ہے، خرابی اور بیابان کی مناسبت واضح ہے۔

۳۔ اپنے جنونِ عشق پر اظہارِ تاسف کے بجائے اور کیا کر سکتا ہوں۔ یہ ہر وقت اور ہر سانس لینے میں مجھے مجبور کر کے محبوب کی طرف لے جاتا ہے۔ میں جاتا ہوں اور سرِ پا حیرت بن جاتا ہوں۔

اسے مجاز کے نقطہ نگاہ سے دیکھا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ جنونِ عشق